ایک تجزیہ — مرتبہ: سلیم الحنفی

دنیا کی

مرزائی آبادی

مرزا ناصر احمد کے دعوے کا ایک جائزہ

ربوہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کے پوتے مرزا ناصر احمد نے دسمبر ۱۹۷۲ء کے سالانہ قادیانی اجلاس میں دعویٰ کیا ہے کہ دنیا میں احمدیوں کی آبادی ایک کروڑ ہو گئی ہے۔ مرزائیوں کا یہ دعویٰ کہاں تک صداقت پر مبنی ہے۔ آیئے ہم اسکا تجزیہ کریں۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۹۰۸ء میں اپنی موت سے کچھ روز پیشتر یہ دعویٰ کیا تھا کہ مرزائیوں کی تعداد اسوقت پانچ لاکھ تک پہنچ چکی ہے۔ لیکن ۱۹۱۱ء میں جب مردم شماری ہوئی، تو برطانوی ہند کی بیس کروڑ کی آبادی میں سے احمدی صرف ۱۸۶۹۵ شمار کئے گئے ساٹھ سال کے بعد ۱۹۷۱ء کی مردم شماری کے مطابق ہندو پاکستان کی آبادی میں تقریباً ساڑھے تین گنا اضافہ ہوا، اگر ہم قادیانیوں کی ۱۹۱۱ء کی آبادی ۱۹۷۲ء میں پانچ گنا بھی تصور کریں، تو تعداد مشکل سے ایک لاکھ بنتی ہے۔ اگر ہم یہ بھی تسلیم کرلیں کہ ساٹھ سال کے عرصہ میں ہر روز پانچ افراد نے قادیانی مذہب اختیار کیا ہوگا۔ تو ۳۶۵ دن فی سال کے حساب سے ساٹھ سال کے تقریباً ۲۲۰۰۰ دن بنتے ہیں۔ اور پانچ سے ضرب دینے پر مزید ایک لاکھ کا اضافہ ہو جاتا ہے۔

اگر ہم ان نئے قادیانیوں کی بھی اضافہ آبادی کو مدنظر رکھتے ہوئے چار گنا بڑھا دیں تو چار لاکھ تعداد بنتی ہے۔ اور پرانے ایک لاکھ قادیانیوں کو ملاکر کل تعداد پانچ لاکھ سے زیادہ نہیں بنتی۔

مرزائیوں کے ہفتہ وار اخبار "الفضل" کے مطالعہ سے بھی قادیانی آبادی کا اندازہ ہوتا ہے۔ الفضل پر ہفتہ ربوہ کے نام مختلف قادیانی افراد کی وقف املاک کا نمبر شمار شائع کرتا ہے، جو ابھی ۲۰۰۰۰ اور ۲۱۰۰۰ ہزار کے درمیان ہے۔ یعنی ابھی تک ان چند ہزار قادیانیوں نے ہی اپنی املاک کا کچھ حصہ ربوہ کے نام وقف کیا ہے۔ اگر مرزائی آبادی ایک کروڑ ہوتی۔ تو وقف املاک کا نمبر شمار ۲۱۰۰۰ سے

کہیں زیادہ ہوتا، کیونکہ قادیانی مذہب میں آمدنی کا ایک علیحدہ حصہ ربوہ کو ادا کرنا فرض ہے۔ ۲۱۰۰۰ کو اگر چوبیس ۲۴ سے ضرب دی جائے تو پانچ لاکھ کے قریب تعداد بنتی ہے۔

ہندو پاکستان کے بعد قادیانی آبادی سب سے زیادہ مغربی افریقہ میں ہے۔ جہاں ایک انگریز محقق مسٹر اربری (ARBERRY) نے گھانا (GHANA) میں ان کی تعداد ۲۵۰۰۰ نائجیریا میں سات ہزار اور سیرالیون میں ۳۰۰۰ بتاتی ہے۔ اور دیگر ممالک میں تو تعداد اس سے بھی کم ہے دیکھئے ——— RELIGION IN THE MIDDLE EAST BY A. J. ARBERRY

گذشتہ سال "الفضل" کے مطابق ربوہ کا سالانہ بجٹ تقریباً پونے دو کروڑ روپیہ کا تھا، کیونکہ قادیانی عموماً سرمایہ دار اور بڑے افسر ہوتے ہیں لہذا اگر ۲۰۰۰۰ افراد نے بھی ایک ہزار روپیہ سالانہ چندہ دیا ہو تو دو کروڑ کی رقم بنتی ہے۔ اگر ہم بیس روپیہ ماہوار کے حساب سے سالانہ ۲۴۰ روپیہ فی قادیانی چندہ لگائیں تو پھر بھی تعداد دو کروڑ روپیہ کے حساب سے ۸۰۰۰۰ قادیانی بنتی ہے۔ فی خاندان پانچ افراد بھی لگائے جائیں۔ تو قادیانی آبادی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

قادیانی مذہب اصل میں زیادہ تر سرمایہ دار، نوکر شاہی، امراء اور بڑے زمینداروں کے خاندانوں میں ملتا ہے، غریب طبقہ جو پچانوے فیصد آبادی پر مشتمل ہے، اس میں قادیانی نسبتاً بہت ہی کم ہیں۔ اور ربوہ کی بھی یہی کوشش ہوتی ہے کہ وہ مرتد بڑے افسروں اور سرمایہ داروں کو کریں تاکہ ان کی آمدنی میں اضافہ ہو۔ کیونکہ غریب عوام اپنا پیٹ کاٹ کر ربوہ کا پیٹ نہیں بھر سکتے۔

ایک معتبر بین الاقوامی ذریعے کے مطابق بھی دنیا میں قادیانی پانچ لاکھ سے زیادہ نہیں، مرزا ناصر محمد قادیانیوں کی تعداد بیس پچیس گنا زیادہ دکھا کر اپنے دادا کی تقلید کرتے ہیں۔ تاکہ اس غلط پروپیگنڈے سے مسلمانوں کے دلوں میں ہیبت طاری کر سکیں۔ اور قادیانی مرتدوں کے دل میں رعب اور پھر پاکستان میں قادیانی اکثریت جتلا کر حکومت پر قبضہ کر سکیں ———

بقیہ: علمی زندگی

اور عملی میدان میں حکیم الامۃ مجدد الملۃ حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب اعلی اللہ درجاتہم دائماً ابدا کی چند روزہ صحبت اکسیر صنعت کا خوشہ چینی ہے، جنکی شان عالی میں بس اتنے ہی لکھنے پر قلم کو روکتا ہوں:

ہمہ شہر پر ز خوباں منم و خیال ماہے — چہ کنم کہ چشم یک بیں نکند بکس نگاہے
آفاقہا گردیدہ ام مہر بتاں ورزیدہ ام — بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

باقی سوالات کے جواب لکھنے سے مجبور محض ہوں۔